राष्ट्रीय उर्दू भाषा विकास परिषद्

قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان

National Council for Promotion of Urdu Language

Ministry of Education, Department of Higher Education

Government of India

Tel: No.: 011-49539000
Fax No.: 011-49539099

Website.: www.urducouncil.nic.in
E-mail.:publicrelation.ncpul@gmail.com
: urduduniyancpul@yahoo.co.in

فروغ اردو بھون
Farogh-e-Urdu Bhawan
FC-33/9, Institutional Area
Jasola, New Delhi-110025

Dated:17/03/2023

ہندوستان کے لسانی وثقافتی تنوع کو برقرار رکھنے کے لیے مادری زبانوں کا تحفظ ضروری: پروفیسر رمیش چندر بھاردواج

مادری زبان کے تحفظ واحترام کا تصور ہندوستانی ثقافت کا اٹوٹ حصہ ہے: پروفیسر شیخ عقیل احمد

قومی اردو کونسل کے زیراہتمام 'مادری زبان کی اہمیت اور ہندوستان کے کثیر لسانی موزیک میں اس کی تنفیذ' کے عنوان سے یک روزہ سمپوزیم کا انعقاد

نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے زیراہتمام انڈیا ہیبی ٹیٹ سینٹر کے سٹین ہال میں 'مادری زبان کی اہمیت اور ہندوستان کے کثیر لسانی موزیک میں اس کی تنفیذ' کے عنوان سے آج ایک سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا جس کی صدارت مہرشی والمیکی سنسکرت یونیورسٹی ہریانہ کے وائس چانسلر پروفیسر رمیش چندر بھاردواج نے کی اور اس میں ملک کے منتخب اہل علم ودانش نے اپنے خیالات وتجربات پیش کیے۔ سمپوزیم کے آغاز میں موقر مہمانوں کا استقبال کرتے ہوئے کونسل کے ڈائرکٹر پروفیسر شیخ عقیل احمد نے اپنے تعارفی کلمات میں کہا کہ ہندوستان میں بہت سے مذاہب، تہذیبیں اور زبانیں ہیں، یہ ہمارے ملک کی بنیادی خصوصیت ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس ملک میں بولی اور سمجھی جانے والی تمام مادری زبانوں کو اہمیت دی جاتی ہے اور ان کی خصوصیات ومحاسن کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ ماں، مادرِ وطن اور مادری زبان کے احترام کا تصور ہندوستانی ثقافت کا اٹوٹ حصہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہندوستان کی تمام زبانوں کا ایک دوسرے سے گہرا ربط اور لین دین کا رشتہ ہے، چنانچہ جہاں اردو میں عربی وفارسی کے علاوہ ہندی، سنسکرت، پنجابی، کشمیری، تمل اور تیلگو وغیرہ کے بے شمار الفاظ پائے جاتے ہیں، اسی طرح دیگر زبانیں بھی اردو اور دوسری زبانوں سے مستفید ہوتی رہی ہیں۔ پروفیسر عقیل نے کہا کہ موجودہ سرکار کے ذریعے تیار کی گئی نئی تعلیمی پالیسی میں ملک کی تمام مادری زبانوں کے تحفظ اور فروغ کی ضمانت دی گئی ہے اور ابتدائی پانچ درجات تک لازمی، جبکہ آٹھویں کلاس تک اختیاری طور پر مادری زبان میں تعلیم کی سفارش کی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ سرکار تو اچھی تعلیمی پالیسی ہی بنا سکتی ہے، مگر زمینی سطح پر اس کے کما حقہ نفاذ کے لیے تعلیمی اداروں اور ماہرین تعلیم کو سنجیدہ کوششیں کرنی ہوں گی تبھی ہم اپنی مادری زبان کو فروغ دے سکتے ہیں۔

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبۂ لسانیات کے چیئرمین پروفیسر جہانگیر وارثی نے نئی تعلیمی پالیسی میں زبانوں کی تعلیم سے متعلق سفارشات پر خصوصی گفتگو کرتے ہوئے ماضی سے لے کر اب تک کی مختلف تعلیمی پالیسیوں میں ہندوستانی زبانوں کی تعلیم کے حوالے سے پیش کردہ نظریات اور تجاویز پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے ابتدائی سطح پر مادری زبان میں تعلیم کے ممکنہ طریق ہائے کار اور اسالیب پر بھی گفتگو کی۔ شعبۂ اردو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے صدر پروفیسر احمد محفوظ نے اپنے خطاب میں کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں مادری زبان میں تعلیم کو اہمیت دینا حکومت کا قابل ستایش قدم ہے۔ انھوں نے کہا کہ انگریزی یا کسی بھی زبان سے مرعوب ہوکر ہمیں اپنی مادری زبان کے تئیں احساس کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اپنی مادری زبان کے تئیں ایک قسم کا احساسِ فخر ہونا چاہیے، تبھی ہم اس کا تحفظ بھی کر سکتے ہیں اور اسے فروغ بھی دے سکتے ہیں۔ شعبہ ہندی دہلی یونیورسٹی کے پروفیسر چندن کمار نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مادری زبان میں تعلیم کا مسئلہ ہندوستان میں آزادی سے بہت پہلے سے موضوع بحث رہا ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی میں اسی وجہ سے مادری زبان میں تعلیم کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگر ہمیں اپنی مادری زبانوں کو عالمی زبان بنانا ہے تو انھیں محض ادب وشعر کے بجائے سائنسی زبان بنانا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ زبان کا مسئلہ روزگار سے بھی جڑا ہوا ہے، ہمیں اپنی مادری زبانوں میں نئے نئے روزگار پیدا کرنا چاہیے، ایسا ہو تو نئی نسل خود بخود اسے سیکھنے کی طرف متوجہ ہوگی۔ نئی

تعلیمی پالیسی کے تعلق سے انھوں نے کہا کہ بلا شبہ یہ پالیسی مادری زبان کی تعلیم کے حوالے سے اچھی ہے، مگر اس کا نفاذ ہماری ذمے داری ہے، ہمیں اپنی مادری زبانوں میں تعلیم پر خود توجہ دینی ہوگی تبھی پالیسی اور سرکار کی کوشش کامیاب ہوگی۔

پروفیسر رمیش چندر بھاردواج نے اپنے پرمغز صدارتی خطاب میں کہا کہ پچانوے فیصد ہندوستانی آبادی مادری زبان میں ہی بات کرتے ہوئے اپنی پوری زندگی گزار دیتی ہے، مگر آزادی کے بعد سے اب تک دو سے پانچ فیصد گنے چنے لوگوں نے ہمارے تعلیمی نظریات اور پالیسیاں بنائیں اور اسی وجہ سے ہندوستان آج سب سے پچھڑا ملک ہے اور ہم سائنسی و تحقیقی شعبوں میں کوئی خاص قابل ذکر کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر پا رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ نئی تعلیمی پالیسی میں مادری زبان میں تعلیم کی بات تو ہے، مگر اس کے نفاذ کی ذمے داری اساتذہ کمیونٹی اور قومی اردو کونسل جیسے زبانوں کو فروغ دینے والے اداروں کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ ضروری ہے کہ ہم اپنی مادری زبانوں میں سائنس، سوشل سائنس اور دیگر عصری موضوعات پر نصابی کتابیں تیار کروائیں اور ان زبانوں میں بچوں کی تعلیم کا اہتمام کریں۔ انھوں نے ایک خاص بات یہ کہی کہ موجودہ دور ہمارے ملک کے لیے لسانی و ثقافتی ایمرجنسی کا دور ہے، جس میں ہمیں اپنی مادری زبانوں میں ابتدائی سطح سے لے کر اعلی تعلیم تک کا اہتمام کرنا ہر حال میں ضروری ہے، ہندوستان کے لسانی و ثقافتی تنوع کے تحفظ کے لیے بھی یہ ضروری ہے، اگر ہم اس میں ناکام رہے تو نہ صرف اپنے گراں قدر متنوع لسانی ورثے سے محروم ہو سکتے ہیں، بلکہ ثقافتی رنگارنگی کا ہمارا قدیم ترین اثاثہ بھی خطرے میں آجائے گا۔ اس سمپوزیم کا اختتام پروفیسر شیخ عقیل احمد کے اظہار تشکر پر ہوا۔ اس موقعے پر اہل علم و دانش کی بڑی تعداد موجود رہی۔

(رابطہ عامہ سیل)